4th Sem (1) Urdu Literature III unit

Course code - 2URLTC0401

Course Title - Study of Urdu Nazam.

# اقبال کی نظم نگاری

حالاتِ زندگی :-

محمد اقبال نام اقبال تخلص اور سر خطاب تھا۔ ان کا آبائی وطن کشمیر تھا جیسا کہ انھوں نے خود کہا ہے

ہندوستان آئے کشمیر چھوڑ کر
بلبل نے آشیانہ بنا دیا ہے چمن سے دور

علامہ اقبال کے جد امجد کشمیری پنڈت تھے اور ایک قدیم ممتاز خاندان "سپرد گوت" کے برہمن تھے۔ جو تقریباً ڈھائی سو سال قبل مشرف با اسلام ہو کر سیالکوٹ چلے گئے۔ اور وہیں آباد ہو گئے۔ اقبال ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ جن کا سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا کاروبار تھا۔ یہ بڑے نیک اور اللہ والے انسان تھے

اقبال نے دستورِ زمانہ کے مطابق عام بچوں کی طرح ایک مکتب میں عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر سیالکوٹ کے سرکاری اسکول میں داخلہ لے کر میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ مشن کالج سیالکوٹ سے ایف۔اے کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ یہاں شمس العلماء سید میر حسن سے عربی و فارسی کی تعلیم کی تکمیل کی۔ اور طبیعت میں شعر و ادب کا ذوق پیدا کیا۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے اقبال لاہور چلے گئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ عربی اور انگریزی میں امتیازی نمبرات حاصل کیے۔ انعام میں دو طلائی تمغے

B.A

اور سرکاری وظیفہ ملا۔ میٹرک سے بی اے تک انعامات و ظائف حاصل کرتے رہے۔ اقبال نے پنجاب یونیورسٹی سے فلسفے میں ایم اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ اور یونیورسٹی میں اول رہے۔ اسکے بعد اورینٹل کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ اور انگریزی کے پروفیسر رہے۔ اسی زمانے میں سیاست زنی پر اردو کی پہلی کتاب 'علم الاقتصاد' لکھی جو اردو میں اولین اور بہترین تصنیف تسلیم کی جاتی ہے۔

اقبال ۱۹۰۵ء میں انگلستان گئے کیمبرج یونیورسٹی سے فلسفۂ اخلاق کی ڈگری حاصل کی۔ وہاں سے جرمنی چلے گئے وہاں میونخ یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری درجہ اول میں حاصل کی۔ پھر انگلستان واپس آگئے اور لندن یونیورسٹی سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ چھ ماہ کے لیئے لندن یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر رہے۔ ۱۹۰۸ء میں ہندوستان واپس آگئے۔ اور لاہور ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی۔ لیکن یہ کام ان کی طبیعت کے خلاف تھا اس لیئے جلد ہی وکالت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اقبال کی شاعری کی عالمگیر مقبولیت سے متاثر ہو کر حکومتِ برطانیہ نے 'سر' کا خطاب دیا۔

انگلستان میں تین سال کے قیام کے دوران اقبال نے مغربی فلسفہ وادب کا گہرا مطالعہ کیا۔ جہاں انہوں نے بہت سے تجربات حاصل کیئے اور ان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوا۔ خیالات میں زیادہ نکھار پیدا ہوا۔ زندگی زیادہ سادہ ہو گئی۔ خیالات میں زیادہ گہرائی پیدا ہو گئی۔ مشرقی تہذیب کے علمبردار ہو گئے

اقبال ۱۹۲۸ء میں مدراس یونیورسٹی کی دعوت پر یونیورسٹی

میں چھ طویل و عمیق لیکچر دیئے ۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں انہوں نے مفید تقریریں کیں ۔ اسکے بعد حیدر آباد، میسور اور افغانستان بلائے گئے جہاں انہوں نے بلند پایہ خطبے دیئے ۔ علی گڑھ یونیورسٹی نے ۱۹۳۴ء میں ڈی۔ لٹ کی ڈگری دی ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو شاہی مسجد لاہور نماز عید الفطر ادا کرکے واپس آئے تو بیمار پڑ گئے ۔ سوا چار سال تک مسلسل بیمار رہے اور آخر کار ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو اقبال ابدی نیند سو گئے

نظم نگاری :-

اقبال کو شعر و شاعری کا شوق بچپن سے ہی تھا اسلئے ابتدا سے ہی شعر گوئی شروع کر دی تھی۔ ابتدا میں مرزا داغ سے اصلاح لیتے رہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں بلند پایہ شاعر بن گئے ۔ اقبال کے کلام میں اخلاقی اقدار پائی جاتی ہیں ۔ ان کے یہاں قومی درد، ہمت، جوش، اخلاق، فلسفہ، تصوف تعلیم اور آرائش تہذیب سب کچھ پایا جاتا ہے ۔ اقبال کے کلام میں میر کا سوز و گداز، درد کی تاثیر، غالب کی جدت ۔ ملٹن کی پرواز فکر، شبلی کی شیرینی، مومن کی نازک خیالی، ذوق کی روانی اور شیکسپیئر کی فطرت نگاری جمع ہیں ۔ اقبال کی شاعری میں ایک خاص قسم کا ترنم پایا جاتا ہے ۔ اقبال کے یہاں حسن و عشق کا تصور سطحی اور مجازی نہیں بلکہ ان میں عشق حقیقی کی روشنی نظر آتی ہے ۔ انہوں نے نہایت کا میابی سے مناظر قدرت کی ترجمانی کی اور اردو نظم کو بام عروج تک پہونچایا ۔

اقبال کی شاعرانہ زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

پہلا دور ۔ اقبال کی شاعرانہ زندگی کا ابتدائی دور طالب علمی کے زمانہ سے لے کر ۱۹۰۵ء تک رہا ۔ بیسویں صدی کے آغاز میں قومی تحریک شروع ہوئی ۔ اقبال بھی اس تحریک سے متاثر ہوئے ۔ اس

لیئے اقبال کی اس دور کی شاعری حُب الوطنی کے جذبات میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اس دور میں اقبال نے بے مثال قومی ترانے بھی لکھے۔ جو آج تک ہر مزد و بہتر کی زبان پر ہیں۔

دوسرا دور:۔ اقبال کی شاعری کا یہ دور ۱۹۰۵ء سے لے کر ۱۹۱۱ء تک رہا۔ اس زمانے میں اقبال یوروپ میں رہے اس وجہ سے انہوں نے گہرے غور فکر سے کام لیا۔ اقبال کی اس دور کی شاعری میں عشقِ حقیقی کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس زمانہ میں اقبال کی مغرب کی زہریلی فضا سے دوچار رہوئے۔ اور اپنی شاعری میں انہوں نے مغربی تہذیب کا پول کھول دی۔ اسکے بعد اقبال نے پیامی اور الہامی شاعری کا آغاز کیا۔ اقبال کی اس دور کی شاعری میں دل چسپ نظمیں۔ فلسفۂ حکمت اخلاق سے لبریز ہیں

تیسرا دور۔ اقبال کی شاعری کا یہ دور نہایت ہی اہم ہے۔ اسی دور کا کلام شاعرانہ کمالات کا نچوڑ ہے۔ اس دور میں اقبال نے اسلامی شاعری کا آغاز کیا اور اسلامی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ اقبال سچے مسلمان تھے اور بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ اسلیئے انہوں نے اسلامی موضوعات پر بہترین نظمیں لکھی ہیں۔ اقبال کی شاعری کی روح نظریہ خودی ہے اقبال نے یہ نظریہ خودی اپنے فارسی کلام میں پیش کیا ہے۔

چوتھا دور:۔ اقبال کی شاعری کا چوتھا دور ۱۹۲۰ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک کا ہے اسی دور میں ان کی کتاب "بالِ جبرئیل" منظرِ عام پر آئی۔ جس نے اُردو شاعری کی دنیا میں ہلچل مچادی۔ اسی دور میں "ضربِ کلیم" بھی شائع ہوئی

اقبال کی شاعری کے پہلے دور کا کلام "بانگِ درا" میں موجود ہے اسکے بعد کا کلام "اسرارِ بے خودی" اور "پیامِ مشرق" میں موجود ہے

ایک مرثیہ گو اور نظم نگار کی حیثیت سے اقبال کا شمار صفِ اوّل نظم نگار شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کے کلام میں سوز و گداز، شوخی، رنگینی، سلاست و روانی، خوش بیانی اور نادر تشبیہات و استعارات کا استعمال موجود ہے۔ یہ اُردو زبان و ادب کی خوش قسمتی تھی کہ اُسکو اقبال جیسا عظیم نظم گو شاعر نصیب ہوا۔ اقبال ایک فلسفی شاعر تھے اور روحانیت کے زیادہ قائل تھے۔ بے عملی اور مایوسی سے انہیں سخت نفرت تھی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اقبال اپنے انفرادی رنگ میں ممتاز شاعر تھے۔ اقبال کا سارا کلام فلسفۂ حقائق سے بھرا ہوا ہے۔ اقبال کے نزدیک انسانیت کا اصل جوہر یہی ہے کہ انسان مخالف قوتوں کا ہمت و جرأت سے مقابلہ کرے اور ان پر غلبہ حاصل کرے۔

اقبال کی مندرجہ ذیل تخلیقات ہیں۔ علم الاقتصاد، فلسفۂ ایران، بانگِ درا۔ کلیاتِ اقبال، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی، پیامِ مشرق، زبورِ عجم، جاوید نامہ، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، حرفِ اقبال اور اقبال نامہ اِن کی اہم تصانیف ہیں۔ یہ تمام تخلیقات نادر علمی شاہکاروں کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت کی حامل ہیں